

۱۔ لغات:

شوق : عشق

تشریح : عشق کو

دل جیسے وسیع مقام میں بھی

جگہ کے تنگ ہونے کی شکایت

ہے۔ یعنی عشق دل میں اپنی

شوریدگی کا تماشا کھل کر نہیں

دکھا سکتا، حالانکہ دل کی وسعت

میں پوری کائنات سما جاتی ہے

دوسری طرف سمندر کے اضطراب

اور جوش و خروش پر نظر ڈالنی

چاہیے کہ وہ موقی جیسی چھوٹی

سی چیز میں سما گیا اور اسے کون

بل گیا۔

شاعر کا مطلب یہ ہے

کہ سمندر کا اضطراب اور جوش

خروش اضطراب عشق کے سامنے

بالکل بے حقیقت ہے۔ بیشک

سمندر میں آٹھوں پر تیز و تلم

برپا رہتا ہے۔ طوفان آتے

میں اور کائنات کی کوئی دوسری

چیز اس مسلسل ہنگامہ آرائی کی

مثال پیش نہیں کر سکتی، سکھ

جن نامور شاعروں کے

گلہ ہے شوق کو دل میں بھی تنگی جا کا

گہر میں محو ہوا اضطراب دریا کا

یہ جانتا ہوں، کہ تو اور پا رخ مکتوب

مگر، ستم زدہ ہوں، ذوقِ خامہ فرسا کا

حنائے پائے خزاں ہے بہار اگر ہے یہی

دوامِ کلفتِ خاطر ہے عیشِ دنیا کا

غمِ فراق میں تکلیفِ سیرِ گلِ مت دو

مجھے دماغ نہیں خندہ ہائے بیجا کا

ہمنواز محرمی حُسن کو ترستا ہوں

کرے ہے بہرُبنِ موم کا مچشمِ بنیا کا

دل اس کو پہلے ہی ناز و ادا سے دے بیٹھے

ہمیں دماغ کہاں، حُسن کے تقاضا کا

نہ کہہ کہ گریہ بہ مقدارِ حسرتِ دل ہے

مری نگاہ میں ہے جمع و خسرِ چ دریا کا

فلک کو دیکھ کے کرتا ہوں اس کو یادِ اسد

جن نامور شاعروں کے

جن نامور شاعروں کے